بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۷۰ | ۷ رجب ۱۴۰۱ھ ؛ ۱۲ ہجرت ۱۳۶۰ھش ؛ ۱۲ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۰۷

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

۲۷ ویں سالانہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

سیدنا حضور ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور چوٹی کے تین طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے

"واقعہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی کے سب سے بڑے انسان ہیں"

"یہ بات صرف ہم نہیں کہتے غیر مسلم دنیا کے ذہین لوگ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں" حضور کا خطاب

ربوہ ۷ ہجرت / مئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۷ ویں ۱۵ روزہ تربیتی کلاس ۲۴ شہادت / اپریل سے ۷ ہجرت / مئی تک جاری رہنے کے بعد آج یہاں قبل از نماز مغرب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔

اختتامی اجلاس میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی اور اپنے خدام کو خطاب سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج شام چار بجے کے قریب ہی اسلام آباد سے بذریعہ کار ربوہ پہنچے تھے۔ آج کی اختتامی کارروائی کے باضابطہ آغاز سے قبل جناب ناظر صاحب دیوان محترم چوہدری ظہور احمد صاحب نے تربیتی کلاس کے امتحان میں مختلف مضامین میں نمایاں پوزیشنیں لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

بعد ازاں ۶ بجکر ۸ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایوان محمود کے شرقی دروازے سے ہال میں داخل ہوئے۔ حضور کے داخل ہوتے ہی تمام خدام و زائرین ادب سے کھڑے ہو گئے۔ اور تمام خدام نے قدرے بلند آواز میں لا الٰہ الا اللہ کا ورد شروع کر دیا۔ جب تک حضور اسٹیج پر تشریف لائے۔ یہ مقدس ذکر جاری رہا۔ اسٹیج پر آکر حضور نے خدام کی طرف ہاتھ ہلایا۔ اور انہیں بیٹھنے کا حکم دیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم عارف صاحب سرگودھا کی تلاوت قرآن کریم سے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں حضور نے خدام سے ان کا عہد دوہرایا۔ اس کے بعد حضور نے تربیتی کلاس کے امتحان میں مجموعی طور پر اول دوم سوم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اول انعام شفقت اللہ ناصر صاحب نے دوم علیم الدین صاحب ربوہ نے اور سوم انعام رفیع احمد صاحب طاہر نے حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے چھ بجکر ۸ منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز فرمایا تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ جو ۴ دن آپ نے تربیتی کلاس کے دوران ربوہ میں گزارنے۔ اس دوران میں ربوہ سے باہر رہا۔ حضور نے اس کی وجوہات بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک وجہ تو یہ تھی کہ جو لمبا سفر چار ماہ کا تین براعظموں میں اشاعت دین حق کے لئے کیا اور اس سے واپسی کے ساتھ ہی اجتماعات شروع ہو گئے پھر جلسہ سالانہ آ گیا اور پھر بعض دوسرے ضروری کام پڑتے رہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں باوجود کوشش کے ایک دن بھی آرام نہیں کر سکا۔ اس کا اثر میری قوت اور طاقت پر یہ ہوا کہ میں نے کمزوری محسوس کی۔ حضور نے ربوہ سے اپنی غیر حاضری کی دوسری وجہ بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ دوسری وجہ یہ ہوئی کہ مجھے گردے کی انفکشن ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء کو ہوئی اور تیرہ ماہ کے عرصہ میں وقفے وقفے سے بار بار ہوتی رہی۔ یہ لمبا عرصہ میں نے اینٹی بائوٹک دوائیں کھانے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۰ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام توجہ اور تسلسل کے ساتھ انتہائی عاجزی اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو ہمیشہ ہی صحت مند خوش و خرم اور خوشحال رکھے۔ آپ کو ہر قسم کے دکھ اور تکالیف سے بچائے۔ اور ہم سب کو حضور کے ارشادات پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے آمین

۔۔ مورخہ ۲۹/۴/۸۱ دن کے ایک بجے خاکسار پر دل کا حملہ ہوا۔ لیکن چونکہ میں اس وقت سول ہسپتال میں ہی ایک احمدی ڈاکٹر خالد ظفر الاسلام صاحب کے پاس موجود تھا انہوں نے فوری طور پر سی سی یو میں داخل کروا کر علاج کروایا۔ الحمد للہ کہ حالت سنبھل گئی۔ اور کنٹرول میں آ گئی۔ ۳/۵/۸۱ کو ڈاکٹروں نے گھر اس شرط پر جانے کی اجازت دی ہے کہ مکمل آرام کرنا ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بقیہ زندگی فعال عطا فرمائے اور خدمت دین میں خاتمہ ہو۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ حیدرآباد

امراء اضلاع و صدر صاحبان جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

نیز ان کو ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی پرنٹر: سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ رجب ۱۴۰۱ھ

۱۲ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے خدا کو ماننے والا

اللہ تعالیٰ ہمارے رب، پاک پروردگار، مالک و خالق حقیقی کی ذات دُنیا بھر کی عزتوں، محبتوں، لذتوں اور سرشاریوں کا سرچشمہ ہے جس نے اس سے لَو لگائی وہ دنیا جہان میں کامرانی پا گیا۔ بانصیب ٹھہر گیا اور نجات پا گیا۔

حضرت اقدس کی تحریرات مبارکہ میں اس خدا کی حقیقی توحید کا ذکر نہایت دلنشین انداز میں ملتا ہے۔ ایک جملہ ملاحظہ ہو۔

"سچے خدا کو ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۲)

ایک جملہ، معانی کا ایک سمندر اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ حضرت اقدس کی تحریرات کا ایک ایک جملہ لطف و معنی کی کتنی ہی دنیائیں اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے۔

ارشاد ہے کہ سچے خدا کو ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا خود اعتمادی سے بھرا ہوا کتنا عظیم الشان اعلان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پہاڑوں سے زیادہ محکم ایمان کی نشاندہی یہ ایک فقرہ کرتا ہے۔ سچے خدا کو ماننے والے کو کوئی ملزم اور لاجواب نہیں کر سکتا۔ کوئی اس خدا کو مان کر پریشان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ذات اعلیٰ قوتوں اور توانائیوں کا سرچشمہ ہے۔ ہمارا خدا ہماری سب سے بڑی دولت ہے اس کو ماننے والا کبھی غریب نہیں ہو سکتا۔ اس ذات کا دامن پکڑنے والا کبھی بے نصیب نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس اس مالک و خالق حقیقی کے بارے میں لذت و سرور سے بھرے ہوئے ارشادات میں یوں فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھاؤں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۰)

سچے خدا کو ماننے والا خدا تعالیٰ کی قدرتوں، رحمتوں اس کی صفات کے لاانتہا جلووں کا مشاہدہ کرنے والا ہوتا ہے اس کے پاس اپنے خدا کی محبت کے لاتعداد ثبوت ہوتے ہیں۔ اس کے پاس قوی دلائل اور براہین ہوتے ہیں جن سے وہ اپنے خدا کی محبتوں کو ثابت کر سکتا ہے۔ ان کا اظہار کر سکتا ہے۔ اپنے خدا کا دنیا کو قائل کر سکتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے ایک ایک جلوے کا بیان کر کے دنیا بھر کو حیرت زدہ کر سکتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ایک ایک رحمت کے ذکر سے دنیا بھر کی گردنیں احسان کے بار تلے جھکا سکتا ہے۔ وہ خدا کے ایک ایک عجائبات کا ذکر کر کے ضعیف اور کمزور انسان کو دانتوں تلے انگلیاں دبانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ہمارا خدا قصے کہانیوں کا کردار نہیں۔ زندہ جیتا جاگتا اور ہر لمحہ ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ اس کا وجود خود بولتا ہے کہ میں ہوں۔ آنکھ کے ایک جلوے میں خدا کی خدائی نظر آتی ہے۔ حضرت اقدس نے کیا خوب فرمایا:۔

"اسلام کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آتا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا۔ بلکہ وہی خدا پیش کیا ہے جو انسان کا نور قلب اور انسان کا کائنات اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۵)

اس خدا کو ماننے والا کبھی شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ وہ تو شرمندہ کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ وہ تو مخالف اور منکر کو آئینہ دکھانے کے لئے ہے۔ وہ خود اعتمادی اور استحکام کی معراج پر کھڑا ہے۔ یقیناً یقیناً اسے کوئی شرمندہ نہیں کر سکتا۔

نبوت سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو دنیا کی اصلاح کے کاموں کے لئے بھیجتا ہے اور خلق کی رہنمائی کا فریضہ سونپ کر منصب نبوت پر سرفراز کرتا ہے ان کی ابتدا ہی سے اپنے ہاتھ سے تربیت کرتا ہے اور ابتدائے عمر سے ہی ان کو خصوصی پاکیزگی اور نیکی کی زندگی عطا کرتا ہے اور نبیوں نے ہمیشہ ہی اپنی نبوت سے قبل کی زندگی کو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا برسرِ عام اعلان کیا تو اہل مکہ سے یہی سوال کیا کہ کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو؟ سب نے بیک زبان اقرار کیا کہ ہم آپ کو سچا اور صادق سمجھتے ہیں۔ حدیث کی کتابوں میں آتا ہے کہ سائب نامی ایک شخص کے سامنے ایک بار لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے لگے اور تعارف کروانا چاہا۔ اس نے کہا میں تم سے زیادہ ان کو جانتا ہوں میں نے آپ کے ساتھ نبوت سے قبل تجارت کی تھی آپ لین دین کے نہایت صاف تھے آپ کسی قسم کا ہیر پھیر نہ کرتے تھے نہ قسمیں کھاتے تھے نہ کسی کا حق مارتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الآداب باب فی کراہیۃ المراء)

قرآن کریم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور نبیوں کی عمومی صداقت کے اظہار کے لئے اس بات کو کفار کے سامنے یوں پیش فرمایا:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

(یونس: ۱۷)

ترجمہ:۔ اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گذار چکا ہوں کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

یعنی کیا تم میری گذشتہ زندگی کو نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ تو الگ رہا میں انسان کے متعلق بھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہتا تھا۔

علامہ اقبال کے استاد کی شہادت

شمس العلماء جناب مولانا میر حسن جو مشہور شاعر علامہ اقبال کے استاد تھے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی قبل از بعثت کے بارے میں شہادت دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ (ان دنوں حضور سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے):۔

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے۔ عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے بیٹھ کر کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل طبع ثانی صفحہ ۲۷۰-۲۷۲)

مولوی ظفر علی خاں کے والد کی شہادت

اخبار زمیندار کے بانی ایڈیٹر اور مشہور سیاسی لیڈر مولوی ظفر علی خاں کے والد منشی سراج الدین صاحب نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بارے میں ان کی وفات پر مندرجہ ذیل شہادت دی:۔

"ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔"

(زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرّیں ہدایات

(مرتبہ مکرم خوشی محمد صاحب شاکر مربی سلسلہ مقیم ساہی وال ضلع سرگودھا)

آقائے دو جہان، خیر الوریٰ، فخر الرسل خیر البشر، سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ

یعنی میرے صحابہ رضؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جسکی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے

اسی سلسلہ میں ان ہدایات کا تذکرہ مقصود ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو دیتے رہے تاکہ ہم بھی ان ہدایات کو اپنے لئے مشعل راہ بنا سکیں آپؐ نے فرمایا

"اے معاذ رضؓ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا خواہ اس کے بدلہ میں تمہیں کوئی قتل کر دے فرض نماز کسی صورت میں بھی نہ چھوڑنا کیونکہ جو کوئی قصداً نماز ترک کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکی ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے والدین کو ہرگز گزند نہ پہنچانا خواہ وہ تمہیں تمہارے بچوں سے الگ کر دیں۔ شراب ہرگز نہ پینا۔ کیونکہ یہ تمام خواہشات کی جڑ ہے۔ معصیت میں کبھی بھی مبتلا نہ ہونا کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے غضب کو حلال کر دیتی ہے

میدان جنگ سے کسی صورت میں بھی نہ بھاگنا اگرچہ سارا لشکر خاک و خون میں لوٹ چکا ہو۔ اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہر کسی کا ادب کرنا اپنی عادت بنالو"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۳۸)

اے معاذ رضؓ

"شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بھیڑیا اس بکری کو جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے چیر پھاڑ کر کھا جاتا ہے اسی طرح جو شخص جماعت سے الگ ہو جاتا ہے۔ شیطان اس پر قابو پاکر ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے کبھی متفرق نہ ہونا بلکہ جماعت کے ساتھ مل کر کام کرنا" (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۴۳)

اے معاذ رضؓ!

"جنازے کے ساتھ جایا کرو (بے مقصد پھرنے سے) بہتر ہے کہ تم اپنے گھر میں بیٹھے رہا کرو تاکہ دنیا تم سے اور تم دنیا سے محفوظ رہ سکو حاکم (وقت) کی تعظیم کرنا اپنی عادت بنالو جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو"

ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ افضل ایمان کیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ

"تمہیں صرف خدائے واحد و یگانہ کی خاطر کسی سے محبت و نفرت ہونی چاہئے"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۴۷)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضؓ نے نماز عشاء میں سورۃ بقرہ شروع کر دی اس پر آنحضورؐ نے فرمایا

"اے معاذ رضؓ نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھا کرو"

(بخاری کتاب الادب)

"اے معاذ رضؓ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ہی ادا کیا کرو"

(بخاری کتاب الاستیذان)

"یَا مُعَاذُ اَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ بِالْحَسَنَۃِ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

اے معاذ رضؓ اگر کوئی غلطی یا خطا یا برائی ہو جائے تو نیکی کرو کیونکہ نیکی کرنا بدی کو مٹا دیتا ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۲۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضؓ اور ابو موسیٰ اشعری رضؓ کو یمن بھیجا تو آپؐ نے فرمایا۔

"یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا

کہ نرمی سے کام لینا سختی نہ کرنا لوگوں کو بشارت دینا متنفر نہ کرنا"

(بخاری کتاب المغازی)

"اے معاذ رضؓ!

اہل یمن کو بتوں کی پرستش کی وجہ سے جاہلوں کی طرح مخاطب نہ کرنا ..... بلکہ انہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی دعوت دینا۔ عبادت الٰہی کی تاکید کرنا ..... کہ خدا تعالیٰ نے رات دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔"

اے معاذ رضؓ!

اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ

یعنی مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی"

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

"نیز عیش و تنعم میں نہ پڑنا کیونکہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا خدا تعالیٰ کے بندوں کا شیوہ نہیں"

"اے معاذ رضؓ یمن میں اہل کتاب جنت کی چابی سے متعلق پوچھیں گے انہیں بتانا کہ جنت کی چابی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہے اور اس کی انتہا خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ تواضع اور انکساری اختیار کرنا اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ تمہارے درجات بلند کرے گا۔ اور اگر کوئی معاملہ گراں معلوم ہو تو مشورہ سے کام لینا اگر پھر بھی حل نہ ہو تو اجتہاد سے کام لینا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ سچائی دیکھے گا تو تمہیں اسکی توفیق دے گا۔

نفسانی خواہشات سے پرہیز کرنا کیونکہ یہ آگ کی طرف لے جاتی ہیں۔ دھوکہ فریب اور کذب بیانی سے پرہیز کرنا کیونکہ جو ان سے پرہیز نہیں کرتا وہ قیامت کے روز ان کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا۔

(ترمذی ابواب الاحکام)

"اے معاذ رضؓ! فرمانبرداروں کی مدد سے نافرمانوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔"

جب حضرت معاذ بن جبل رضؓ کے بیٹے عبد الرحمٰن اس فانی دنیا سے رخصت ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اے معاذ رضؓ!

صبر کرو جزع و فزع نہ کرو کیونکہ اس سے اجر کم ہو جاتا ہے نیز ایسا کرنے سے کوئی چیز واپس نہیں آتی۔"

(المستدرک جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

"اے معاذ رضؓ

ان تمام ہدایات کو اپنے تحت تمام کام کرنے والوں تک پہنچا دینا۔"

سب سے بڑا اور قوی اعجاز

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"خوارق پر تو کسی نہ کسی رنگ میں لوگ عذرات پیش کر دیتے ہیں اور اس کو ٹالنا چاہتے ہیں لیکن اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا جیسے فرمایا

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

یوں تو آنحضرت صلعم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوت ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بڑھے ہوئے ہیں مگر آپؐ کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اوّل ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام الٰہی)

اس پیشگوئی کے مصداق ایک جزیرہ کے حالات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ انچارج احمدیہ مشن جزائر فجی)

فجی (نانوتا) کا ملک بحر الکاہل میں تین چار سو بڑے چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے دو کے لگ بھگ آباد جزیرے ہیں۔ تین چار سب سے بڑے اہم جزیروں میں سے ایک جزیرہ تاویونی (TAVUNI) ہے جس میں خدا کے فضل سے احمدی مسلم آبادی بھی موجود ہے اور وہاں ہمارے مبلغین کے تبلیغی دورے کامیابی سے جاری ہیں

جنوری ۱۹۷۱ء میں تبلیغی دورے کی غرض سے خاکسار نے پہلی مرتبہ اس جزیرے کا دورہ کیا۔ لمباسہ شہر کے ایک مخلص احمدی بھائی مولوی محمد لالی لوٹی مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ لمباسہ بھی میرے ہمراہ تھے۔ تاویونی کے بعض باشندوں سے ان کی رشتہ داری بھی تھی۔ چنانچہ ہوائی اڈے پر اتر کر بالکل قریب ہی ہم نے ان کے ایک عزیز کے ہاں جا ڈیرا ڈالا جس نے مولوی صاحب کے ذریعہ ہی احمدیت قبول کی تھی۔ یہ جزیرہ نسبتاً غیر متمدن ہے اور زیادہ تر فجی کے اصلی کادیتی باشندوں سے آباد ہے۔ گو ہندوستانی نسل کے لوگ بھی بہت ہیں۔ جزیرہ کے چاروں طرف سمندر کے کنارے کنارے ایک اچھی خاصی موٹر روڈ بھی ہے

ہم نے کوئی دس روز اس جزیرہ میں قیام کیا اور ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگوں سے مل کر انہیں تبلیغ کی اور بہت سا لٹریچر تقسیم کیا اور فروخت کیا جو زیادہ تر کادیتی زبان میں تھا نیز وہاں کے مختلف علاقوں میں گھوم پھر کر قدرتی مناظر سے بھی لطف اٹھایا۔ پہاڑیوں میں بعض ابلتے ہوئے پانیوں کے چھوٹے چھوٹے چشمے بھی دیکھے اور بھی کئی ملکی معلومات حاصل کیں۔ اس علاقہ کے ہندوؤں نے ان چشموں وغیرہ کو متبرک تصور کر کے وہاں جنگلی پتھروں کو تراش کر چند دیوتے اور دیویاں اور مندر سے بنا رکھے ہیں جہاں مشرکانہ چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں اور عبادت کی جاتی ہے بلکہ سنا تھا کہ کوئی سالانہ میلہ بھی لگتا ہے بعض چشموں کا پانی ابلتا ہوا نظر آتا ہے اور اتنا گرم اور صاف ہے کہ اس پانی میں چائے کی پتی ابالی جا سکتی ہے ان میں سے بعض چشموں میں گندھک اور دیگر کیمیکل پائے جاتے ہیں چنانچہ ایک جگہ بہتے ہوئے گرم پانی سے میں نے کلی کی تو مسوڑھوں سے کچھ خون نکلنے لگا۔

لوگ وہاں دور دور جنگلوں میں آباد ہیں اور شہری طرز پر اکٹھی آبادی بہت کم ہے

زمین کے کنارے

ہمارے کرۂ ارض کو نصف میں تقسیم کرنے والی ڈیٹ لائن بھی اسی جزیرہ سے گزرتی ہے جہاں دونوں طرف تاریخیں روزانہ مختلف ہوتی ہیں۔ ہمارے اس کرۂ ارض کے دوسرے حصہ یا دوسری دنیا کا دن روزانہ سب سے پہلے اسی جزیرہ میں چڑھتا ہے اس لحاظ سے یہ جزیرہ سیدنا حضرت اقدس کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے ظاہر و باہر طور پر پورا ہونے کا موجب ہے۔ اس ڈیٹ لائن کی نشاندہی کے لئے حکومت کی طرف سے پتھر کے بعض یادگاری نشانات بھی نصب ہیں جو سیاحوں کی دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں۔

ایک غریب کسان کی طرف سے مہمان نوازی

اس جزیرہ کے دورے کے دوران سمندر کے کنارے ایک جنگل میں ہمیں ایک مسلمان بھائی کے ایک سادہ اور عجیب سے غریبانہ مکان میں پانچ راتیں گزارنے کا موقعہ ملا۔ جس کی خوشگوار یادیں دل میں اب تک تازہ ہیں۔ تبلیغ کے لئے وہاں اجتماعات ہوتے رہے اور ایک مرتبہ دور دور کے مکانات سے ہندو اور سکھ کسانوں کو بلا کر ایک کامیاب جلسہ بھی کیا گیا غرض اس طرح پانچ چھ روز جنگل کی اس طبعی زندگی کے مشاہدہ اور لسیمانڈہ دیہاتیوں کے ساتھ ان کے طور طریقے کے مطابق رہنے ان میں دینی مجالس قائم کرنے زمین پر ہی راتیں گزارنے اور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے سے جو روحانی حظ و سرور حاصل ہوا وہ مجھے اب تک نہیں بھولا۔

ایک سادہ اور دلچسپ عمارت

یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ہماری قیام گاہ "رابنسن کروسو" والے خیالی جزیرہ میں "رابنسن" کی مرکزی جھونپڑی ہے بانس، لکڑی گھاس اور مٹی کے بنے ہوئے تین وسیع کمروں اور باہر تین طرف برآمدوں اور گھاس کی چھت پر مشتمل یہ نہایت سادہ سی عمارت تھی۔ قدرتی ماحول بھی خوشگوار اور سکون بخش تھا ایک اونچی اور جنگل سے ڈھکی ہوئی پہاڑی کے دامن میں تقریباً دو فٹ چوڑے اور ڈیڑھ فٹ گہرے صاف آبشار نما نالے کے عین اوپر پہاڑی کو ذرا کھود کر اس عمارت کو یوں بنایا گیا تھا کہ وہ نالہ اوپر سے بل کھاتا ہوا مکان کے اندر داخل ہو جاتا اور بائیں برآمدے میں سے ہوتا ہوا دوسری طرف گہری کھڈ میں جا نکلتا اور پھر آگے شور مچاتا ہوا تقریباً ایک فرلانگ کا نشیبی فاصلہ طے کر کے سمندر کی اچھلتی کودتی لہروں سے جا ملتا تھا گویا اہل خانہ کو پانی ذخیرہ کرنے کی ضرورت نہ تھی ان کے کھانے پینے نہانے اور کپڑے دھونے کیلئے قدرت کی طرف سے مکان کے اندر ہی صاف اور ٹھنڈے پانی کا چھوٹا سا دریا جاری تھا جس سے مکان کی فضا بھی اچھی رہتی تھی۔ نہانے کیلئے کول تار کا ایک بڑا ڈرم دونوں طرف سے کاٹ کر بطور پردہ مکان کے برآمدے میں اسی نالے کے اوپر سیٹ کیا ہوا تھا جس میں انسان آزادی سے جب چاہے نہا سکتا تھا۔ کمروں میں مٹی کا صاف ستھرا فرش تھا جس پر جگہ جگہ سونے اور بیٹھنے کیلئے چٹائیاں بچھی تھیں برآمدے میں لکڑی کا فرش تھا اور بہتا ہوا پانی اکثر جگہ لکڑی کے تختوں سے ڈھکا ہوا تھا ایک دو تخت پوش بھی تھے چارپائی ہمیں کوئی نظر نہیں آئی زنانہ رہائش گاہ کا رخ ایسا تھا کہ بے پردگی کا امکان نہ تھا وہاں ابھی اسلامی پردہ کا رواج نہیں ہے ہمارے وہاں قیام کے دوران میزبان نے ایک کمرے کے فرش پر ہمارے لئے ایک طرف چٹائی کے اوپر ایک ٹاٹ کی چادر سی بچھا دی جہاں ہم دونوں رات بھر پڑے رہتے جب نیند نہ آتی یا کبھی مچھر تنگ کرتے تو ہم اٹھ کر سمندر کے کنارے گھومنے چلے جاتے اور کچھ وقت تہجد کی نماز میں صرف ہو جاتا چائے کا سامان اور خشک دودھ ہمارے پاس موجود تھا جس سے ہم وقتاً فوقتاً چائے بنوا لیتے صاحب خانہ کبھی پام کچالو اور کبھی کساوا اور چاول وغیرہ مچھلی یا بعض پتوں کے سالن سے ہماری میزبانی کا فریضہ ادا کرتے۔

جنگل میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

اس گھر کے ارد گرد ناریل کے بھی کئی درخت تھے جس پر گھر والوں کے بچے بڑی مہارت سے چڑھ جاتے اور کچے اور پانی سے بھرے ہوئے کھوپرے اتار کر ہمیں دیتے جن کا پانی اور کچا گودا اس ماحول میں ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں تھیں کچھ بسکٹوں کے پیکٹ ہمارے پاس تھے جو ہم نے میزبان کے بچوں کو دے دیئے۔ غرضیکہ ہمارے اس مسلمان بھائی مسمّی محمد حسین نے باوجود ایک غریب کسان ہونے کے اپنی حیثیت کے لحاظ سے ہماری خدمت اور آرام میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور ہمارے تبلیغی پروگراموں میں بھی خود تکلیف اٹھا کر ہم سے پورا پورا تعاون کیا اور ہماری واپسی سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اہل خانہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَجَزَاھُمْ

اہل خانہ سے آشنائی کیسے ہوئی؟

اس جنگلی ماحول میں اس مکان کے مکینوں سے ہماری آشنائی کیسے ہوئی یہ بھی ہمارے مسبب الاسباب خدائے عزوجل کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے اس جزیرہ پر ہمارے اترنے سے کئی سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے اس غریب میزبان کا ایک آٹھ نو سالہ لڑکا کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ جب لوکل علاج کارگر نہ ہوا تو وہ اسے بذریعہ سمندری کشتی علاج کیلئے فجی کے دارالحکومت سووا (SUVA) لے آئے سووا میں ان کی کسی سے جان پہچان

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

یک روزہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ کا خطاب

لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ شہر و ضلع کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵ ؍ اپریل ۱۹۸۱ء بروز بدھ مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں منعقد ہوا

۹½ بجے صبح کارروائی کا آغاز زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ امۃ الحی لشری صاحبہ نے کی جس کے بعد ممبرات نے حضرت سیدہ موصوفہ کی قیادت میں عہد دوہرایا نظم کے بعد محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ شیخوپورہ شہر و ضلع نے حضرت سیدہ صدر صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور خدمات دینیہ کو سراہتے ہوئے خراج عقیدت پیش کیا۔ سپاسنامہ کے بعد سیکرٹری لجنہ شیخوپورہ محترمہ مجاہدہ کوکب صاحبہ نے لجنہ کے مختلف شعبوں کی کارکردگی حاضرات کے گوش گذار کی۔ عذرا ناہید صاحبہ کی نظم کے بعد محترمہ طیبہ ملک صاحبہ نے "پندرہویں صدی اور احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی ازاں بعد لجنہ دھارووالی کی دو ممبرات نے "تحریک جدید" کے عنوان کے تحت چند اشعار میں وقف زندگی سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ عذرا ناہید صاحبہ نے ناصرات کی سالانہ رپورٹ پڑھی جسکے بعد ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا اور عفت رفیق اور انیسہ نواز نے بالترتیب "ہمسایوں کے حقوق" اور "سچائی" کے عناوین پر تقاریر کیں

محترمہ امۃ الحی نزہت صاحبہ نمائندہ لاہور نے اپنے منظوم کلام کے ذریعہ انکی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اس کے بعد محترمہ احمدی بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ لاہور نے اور محترمہ صادقہ میر صاحبہ صدر گوجرانوالہ نے تقاریر کیں۔

سوا گیارہ بجے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا خطاب شروع ہوا جسے تمام ممبرات نے بڑی توجہ اور سکون سے سنا۔

ساڑھے گیارہ بجے خطبہ کی اہم شق یعنی صدر لجنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ کا ضلع کی صدر اور محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ کا شہر کی صدر منتخب ہونے کا باضابطہ اعلان فرمایا اور خواتین کو منتخب کارکنات سے تعاون کرنے کی تلقین فرمائی

انتخاب کے بعد صدر صاحبہ لجنہ شیخوپورہ کی درخواست پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا جو ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر شروع ہوا اور بارہ بجکر تیس منٹ تک جاری رہا یہ خطاب جو کارروائی کا اہم ترین حصہ تھا بڑی توجہ و انہماک سے سنا گیا

آپ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

میری بہنو اور پیاری بچیو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

انسان کی روحانی تکمیل کے لئے ۱۴۰۰ سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ایک زندہ کتاب قرآن مجید کی صورت میں عطا فرمائی جو ہر زمانہ اور ہر طبقہ کیلئے ہے

آپ نے فرمایا

ہم نے اپنی آنکھوں سے الٰہی وعدوں کو پورے ہوتے دیکھا ہے اور یقین ہے کہ آج سے تیسری صدی پوری نہ ہوگی کہ مسیح علیہ السلام کے ماننے والے اسلام کی طرف رجوع کریں گے اور اور اسلام کا غلبہ شروع ہو جائے گا زمین و آسمان تو ٹل سکتے ہیں مگر یہ وعدے نہیں ٹل سکتے اس غلبہ کی بشارت کے ساتھ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے متعلق سوچنا ہے اور اس نعمت کو اپنی آئندہ نسلوں میں منتقل کرنا ہے۔

پس جماعت کی خواتین ہونیکے لحاظ سے سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ اس نعمت سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور آئندہ نسلوں کو بھی اس سے متمتع کریں دوسری اہم چیز جس طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ:-

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

ہمیں بحیثیت احمدی ہونیکے یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم صرف منہ سے ہی دعویٰ نہیں کرتے کیا ہماری دن اور رات کی زندگی اس کے متعلق گواہی دیتی ہے کہ ہم اپنے وعدوں پر عمل بھی کرنے والے ہیں؟

پس احکام الٰہی کی پابندی کرتے ہوئے حقوق اللہ کی ادائیگی کرنی چاہیئے۔ ایسی چیزیں جو دشمنی کا دروازہ کھولتی ہیں ان سے بچنا چاہیئے اور اپنی زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کرنا چاہیئے کیونکہ حضرت اقدس کی بعثت کا اصل مقصد ہی یحیی الدین ویقیم الشریعۃ ہے شریعت کے قوانین کو پھر دنیا میں قائم کریں اور قرآن کریم کو پڑھیں اور اس کا ترجمہ پڑھیں۔ اگر ہم قرآن نہ پڑھیں ملے لو ہمیں اس ۔۔۔ کون کونسے احکام اسلامی کو پورا کر رہے ہیں اور کن کن احکام کو چھوڑ رہے ہیں بہت سی عورتیں قرآن کے احکام کو اس لئے چھوڑ دیتی ہیں کہ انکو علم ہی نہیں ہوتا کہ قرآن نے کیا فرمایا ہے۔ مثلاً پردہ کا حکم ہے ہر وقت ڈر رہتا ہے کہ شیطان کس طرف سے حملہ آور ہوگا اس زمانہ میں میں سمجھتی ہوں کہ یہ سب سے بڑا حملہ ہے کہ شیطان یہ وسوسہ ڈال رہا ہے کہ پردہ چھوڑ دو حالانکہ قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ پردہ کرو اور اگر سمجھو کہ خدا کا حکم سب سے بڑھ کر ہے تو کوئی چیز نیکی کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی

ماؤں کو اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے اور ان میں اور اپنے اندر قربانی کی وہ روح پیدا کرنی چاہیئے جس کی مثالیں ہمیں آنحضرت ﷺ کے دور میں ملتی ہیں عہدیداران کو بھی ان قربانیوں میں برابر کا شریک ہونا چاہیئے خواہ وہ مالی قربانی ہو جانی ہو یا وقت کی ہو ہمیں اس طرح اتحاد سے زندہ رہنا چاہیئے جس طرح ایک ہاتھ کی انگلیاں یا کنگھی کے دندانے۔ ساری جماعت کی خواتین میں محبت کا جذبہ ہونا چاہیئے کوتاہیاں ہر ایک سے ہوتی ہیں کھلے دل سے غلطیاں معاف کرنا سیکھیں عیب چینی اور برائی کی تشہیر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں

ہر بچہ اور عورت کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے کیونکہ یہ سب تعلیموں سے بڑھکر تعلیم ہے اور اسی سے تمام دوسری تعلیمیں نکلتی ہیں۔

(باقی صفحہ ۷)

بقیہ صفحہ ۴

نہ تھی بندرگاہ سے باہر نکل کر بازار میں اچانک بقول ان کے ایک بگڑی اور احمقی زیب تن کئے ہوئے فرشتہ رو مسلمان پر ان کی نظر پڑ گئی یہ تھے فجی کے احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مولانا شیخ عبدالواحد صاحب فاضل۔ چنانچہ انہوں نے مولانا صاحب سے اپنے بچے کی شدید بیماری اور اپنی کسمپرسی کا ذکر کر کے بصد منت امداد اور راہنمائی کی درخواست کی مولانا صاحب انہیں سووا میں احمدیہ دارالتبلیغ میں لے آئے بچہ کو ہسپتال میں داخل کرا دیا اور اس کے علاج کے اخراجات کے علاوہ ان کی مہمان نوازی بھی تقریباً ایک ماہ تک کرتے رہے اور جماعتی طور پر دعائیں بھی کی گئیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا اور وہ لوگ جماعت کو دعائیں دیتے ہوئے خوشی خوشی اپنے جزیرہ کو لوٹ گئے۔

وقت گذرتا گیا۔ ۱۹۷۱ء میں اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں کے جزیرہ تاویونی میں اس بیمار لڑکے کی معمر والدہ نے خاکسار اور مولوی محمد صاحب کو اپنے مکان کے قریب سے گذرتے ہوئے دیکھا تو اس نے مجھے مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سمجھ کر اپنے گھر بلا لیا اور پھر مندرجہ بالا سارا واقعہ سنا کر اصرار کیا کہ ہم ان کے ہاں ٹھہر کر انہیں مہمان نوازی کا موقع دیں اور تبلیغ بھی کریں۔ اور اس طرح اس جزیرہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک نئی جماعت پیدا فرما دی

چونکہ یہ واقعہ سیدنا حضرت اقدس پر نازل شدہ الہام

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کی سچائی کا ایک زبردست اور ایمان افروز ثبوت ہے اور تاریخی اہمیت کا بھی حامل ہے۔

اس لئے احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے تفصیل سے عرض کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگوں کیلئے عطایا ادا کرنیوالے احباب

اور

درخواستِ دعا

مندرجہ ذیل احباب اور بہنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت اور یادگار تحریک برائے ضرورت دیگیں میں شمولیت فرماتے ہوئے اپنا اپنا عطیہ بقدر ۲۰۰۰/- روپے فی دیگ عطا فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی یہ قربانی اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ ان کو حسناتِ دارین سے نوازے اور ان کے اموال اور اخلاص میں برکت بخشے آمین۔

دعا کی غرض سے ان کی چھٹی فہرست شائع کروائی جارہی ہے۔ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر ضیافت)

۸۸-	مکرم ملک جمیل احمد خان صاحب	کراچی	ایک دیگ
۸۹-	" منیر احمد خان صاحب	"	"
۹۰-	" چوہدری عبدالسمیع صاحب بی کام ایم اے جناح روڈ	"	"
۹۱-	" ملک شمیم احمد خان صاحب منجانب مکرم دادا مرحوم ملک مظفر احمد صاحب دھرم کوٹی	فیصل آباد	"
۹۲-	مکرم میاں غلام احمد صاحب الصاف کمپنی رجسٹرڈ و بہ رائے میاں نذیر احمد صاحب و مکرم میاں مبارک احمد صاحب	"	"
۹۳-	" نذیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ معہ حلقہ احباب	ربوہ	"
۹۴-	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	"
۹۵-	مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب مرحوم دارالرحمت غربی	"	"
۹۶-	" زہرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	"	"
۹۷-	مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (ہومیو) گولبازار ربوہ منجانب والد مرحوم مکرم راجہ غلام حیدر صاحب	"	"
۹۸-	مکرم ملک گلزار احمد صاحب گھوگھیاٹ	سرگودھا	"
۹۹-	" چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ	لاہور	"
۱۰۰-	" حفیظ اللہ خان صاحب سکھر	سکھر	"
۱۰۱-	" ملک محمد اصغر صاحب	گوجرانوالہ شہر	"
۱۰۲	" لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ	شیخوپورہ	"
۱۰۳	مکرم مرزا منور بیگ صاحب برلاس و اہلیہ مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ و مرحوم والدین	کوئٹہ	"
۱۰۴	مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب	جہلم	"
۱۰۵-	" چوہدری منور نصر اللہ خان صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ		"

(باقی)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" ہے۔ جس میں اوّل دوم سوم انعامات -/۲۰۰ -/۱۵۰ -/۱۰۰ روپے نقد مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

۳۔ مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء سے پہلے پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور اپنا مضمون جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سائیکل سفر

مورخہ ۹ اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم جنوبی کے ۱۲ خدام پر مشتمل گروپ نے مکرم منیر احمد صاحب مربی سلسلہ کی قیادت میں ربوہ تا بھیرہ سائیکل سفر کا پروگرام حضرت اقدس کی جاری فرمودہ بابرکت اسکیم کے تحت بنایا۔

وفد کی روانگی اجتماعی دعا کے ساتھ دارالعلوم جنوبی سے ہوئی جس کے بعد یہ قافلہ بہشتی مقبرہ میں دعا کرنے کے بعد ربوہ سے روانہ ہوا اور پل ۱۱ مٹھہ تک بھلوال اور ۲۲ چک شمالی سے ہوتے ہوئے مغرب کی اذان کے ساتھ مسجد احمدیہ بھیرہ پہنچا۔ جہاں کچھ دیر تک وفد کے اراکین احباب جماعت احمدیہ بھیرہ سے مصروف گفتگو رہے۔ بعد میں دریائے جہلم کی سیر کی۔ سیر سے واپس آکر احباب جماعت کے ساتھ ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ ۱۱ اپریل کو وفد بھیرہ سے روانہ ہو کر ربوہ پہنچا۔

اس سفر کے دوران مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ، مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ بھیرہ، مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ اور مکرم چوہدری محمد حیات صاحب آف اکھے چراگاہ نے خصوصی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے آمین

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

۱۔ مرکزی امتحانات انشاء اللہ العزیز ۵ جون ۱۹۸۱ء بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔

۲۔ ماہ مئی کے مطالعہ کی کتاب "الفاخ قدسیہ" اور ماہ جون کے مطالعہ کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" ہے

۳۔ مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔

حجم :- دس ہزار الفاظ

اوّل انعام :- -/۷۰۰ روپے۔

دوم انعام :- -/۵۰۰ "

سوم انعام :- -/۳۰۰ "

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرمہ مرزا بیگم صاحبہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی کہ میرے خاوند مکرم میاں محمد یعقوب صاحب ولد سراج الدین صاحب وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ ۱۴/۴ دارالنصر ربوہ رقبہ ۱۰ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

جنہیں پلاٹ مذکور مرزا اکرام احمد صاحب پسر محمد یعقوب صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ دیگر وارثان کے نام یہ ہیں :-

(۱) مرزا الیاس احمد صاحب (۲) مرزا اعجاز احمد صاحب پسران (۳) رحمت النساء صاحبہ (۴) نور جہاں صاحبہ دختران۔

(استدعا) کہ قطعہ ۱۴/۴ مرزا اکرام صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲) مکرم عبدالرشید صاحب - ۱۶۱ لوئر جنک ہنگر نزد غلام نبی کالونی سمن آباد لاہور نے درخواست دی کہ میری والدہ مکرمہ جلال بی بی صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت ۱۵/۱ تحریک جدید میں -/۲۵۴/۶۲ روپے جمع ہیں۔ استدعا ہے کہ رقم مذکور چندہ برائے مساجد بیرون میں دے دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

موصیان کرام توجہ فرمائیں

تمام موصیان مطلع رہیں کہ دفتر وصیت کے ساتھ جملہ خط و کتابت بنام سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز ہونی چاہیئے۔ اگر صدر مجلس کارپرداز کے نام خط آتا ہے تو وہ برائے کاروائی سیکرٹری صاحب کو بھجوا دیا جاتا ہے اور وہی اس کا جواب دینے کے ذمہ دار ہیں۔ مگر اس طرح علاوہ تاخیر کے خطوط کے ضائع ہونے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

پس تمام موصیان سیکرٹری صاحب کو ہی خط بھجوایا کریں اور اپنا پورا پتہ و نمبر ضرور لکھا کریں۔

ہاں اگر دفتر وصیت سے کسی بھی موصی کو کوئی معین شکایت ہو تو اس کے ازالہ کے لئے صدر مجلس کارپرداز کو مخاطب فرما دیں۔ مگر شکایت معین ہونی چاہیئے۔ انشاء اللہ اس کا فوری تدارک کیا جائے گا۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی آتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہو۔

لہٰذا عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے بگاہے فریضہ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں مرکز میں زکوٰۃ بھجوانے کی خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۵

آپ نے فرمایا کہ ایک اور امر جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہر بہن اپنی تعلیمی صلاحیت کے مطابق مطالعہ کتب حضرت اقدس کی طرف توجہ دے۔ حضور ایدہ اللہ نے امسال مجلس مشاورت کے موقع پر بھی اس کی طرف بڑی توجہ دلائی ہے۔

پس ایک دوسرے کے تعاون کے ساتھ عمل کریں اور ایک زنجیر اور موتیوں کی لڑی کی طرح اپنی زندگیاں بنائیں تاہم کسی قسم کی کمزوری اور انتشار پیدا نہ ہو اور ہم خدا کے حضور سرخرو ہوں۔

قربانی کے جذبہ کو اپنی نسل میں زندہ رکھیئے تاکہ جہاں بھی وہ جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا تک پہنچانے والے ہوں۔ بچوں کو وقف کریں تا وہ احمدیت کے سچے خادم اور مبشر ثابت ہوں

خدا کرے کہ جلد وہ دن آئے کہ ہم اسلام کا سورج اپنی آنکھوں سے دیکھیں تا دنیا میں ایک ہی مذہب ہو ـــــ اسلام اور ایک ہی کلمہ ہو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اس روح پرور خطاب کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے لجنہ اور ناصرات کی مستعد کارکنات میں اپنے دست شفقت سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ پروقار تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی الحمد للہ

(مرتبہ صفیہ عزیز جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

۲۴ اپریل کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایک ہنگامی اجلاس مسجد احمدیہ کوئٹہ میں منعقد ہوا جس میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کی اچانک وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر اپنے دلی حزن و ملال و گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم مولانا مرحوم و مغفور کو لمبے عرصہ تک بحیثیت مربی کوئٹہ میں اصلاح و ارشاد کا کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم و مغفور نے اپنے عمدہ اخلاق اور شب و روز کی مخلصانہ جدوجہد سے جماعت کوئٹہ میں بیداری کی لہر دوڑا دی تھی۔ مولانا مرحوم ۱۹۴۲ء میں پہلی دفعہ بحیثیت مربی کوئٹہ تشریف لائے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی متعدد بار کوئٹہ تشریف لاتے رہے۔ کوئٹہ کے دوستوں کو ان سے اور انہیں احباب کوئٹہ سے بڑی محبت تھی۔

مولانا مرحوم و مغفور میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ بچوں اور نوجوانوں کی اصلاح پر کما حقہ توجہ فرماتے تھے اور ان کے ساتھ نہایت درجہ شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی بیداری میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا۔ مرکز سلسلہ کے ارشاد کے مطابق ۱۹۴۳ء سے ہی گرمیوں کے چھ ماہ کوئٹہ میں اور سردیوں کے چھ ماہ سندھ میں خدمات بجا لایا کرتے تھے۔ سندھ کے احباب بھی محترم مولانا صاحب سے ان کے اعلیٰ اخلاق اور حسن کارکردگی کی وجہ سے بہت خوش تھے۔

محترم مولانا صاحب بڑے خوش خلق، ہنس مکھ، پرہیزگار اور تقویٰ شعار بزرگ تھے۔ ان کا مطالعہ بھی وسیع تھا۔ طرز استدلال بڑا مؤثر تھا۔ بڑے دلنواز انداز میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ عالم باعمل تھے، اس لئے ان کے وعظ و نصیحت کا دوستوں کے دلوں پر بہت اچھا اثر پڑا کرتا تھا۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

(ہم ہیں افراد جماعت احمدیہ کوئٹہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز چار سال سے گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ جو علاج میسر ہے وہ کر رہا ہوں۔ کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جلد تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ احباب سے کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(احمد علی اسلم فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب حال لیبیا آج کل بہت بیمار ہیں اور لاہور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نزہت ناصرہ بنت ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب مکان نمبر ۳۰/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال کی دوسری سہ ماہی کے جائزہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع لجنہ و ناصرات موصول ہوا ہے۔ جب کہ گذشتہ سال بھی اس چندہ کی وصولی میں بہت کمی رہی تھی۔ اس سے قبل بھی بار بار یاددہانی کروائی جا چکی ہے۔ براہ کرم تمام لجنات اپنی اپنی ممبرات سے ڈیڑھ روپیہ فی ممبر کے حساب سے چندہ وصول کر کے فوری طور پر مرکز بھجوائیں۔ تاکہ اجتماع کے ابتدائی انتظامات کی طرف توجہ دی جا سکے۔ شکریہ

(سیکرٹری مال دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(حضور ایدہ اللہ کا خطاب۔ بقیہ صفحہ اوّل)

میں گزارا۔ تیرہ ماہ کے بعد یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگیا۔ کہ بیماری زیادہ ضعف پیدا کر رہی ہے یا ڈاکٹروں کی دوائیں! چنانچہ تیرہ ماہ کے بعد میں نے ڈاکٹروں کی ہدایت کے باوجود دوائیں چھوڑ دیں۔ اور یہاں سے اسلام آباد چلا گیا بظاہر آرام کرنے کے لئے حضور نے فرمایا کہ میرا آرام بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ میں نے اسلام آباد جا کر یہ کہا کہ تین دن میرے آرام کرنے کے ہیں۔ اور یہ تین دن وہ ڈاک دیکھنے میں لگ گئے۔ جو میری چند روز پیشتر کی بیماری کی وجہ سے رکی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس طرح سے مجھے آرام مل گیا۔ اور وہ اس لئے کہ میرے ذہن سے بوجھ اتر گیا۔ اور آب و ہوا کی تبدیلی کے نتیجہ میں میں نے محسوس کیا کہ میری صحت خود کر رہی ہے۔ اور طاقت بڑھ رہی ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل نے بغیر ان ادویہ کے مجھے صحت دے دی ہے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ دوائی تو ضرور کھانی چاہیئے۔ دوائی نہ کھانا تو خدا تعالےٰ کی ناشکری کرنا ہے۔

حضور نے اپنی صحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے یہ ہوا کہ میں آج یہاں اچانک پہنچ گیا۔ وہیں (اسلام آباد) سے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں پانچ بجے تک یہاں پہنچ جاؤں گا تاکہ اپنے چھوٹے بچوں اور خدام سے ملاقات کر سکوں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ میں وقت پر پہنچ گیا۔ اور ملاقات ہوگئی۔

حضور نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے مختلف موضوعات پر سبق سیکھے۔ تقریریں سنیں آپ کو سوالات کا وقت بھی دیا گیا۔

(اس مرحلے پر حضور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم محمود احمد صاحب سے پوچھا کہ کیا طلباء کو سوالات کرنے کی مہلت دی جاتی ہے؟ صدر صاحب نے کہا کہ ایسا کیا جاتا ہے۔)

حضور نے فرمایا کہ یہ ضروری ہے کہ ہر قسم کا سوال آپ کریں۔ بعض بچے اور نوجوان سوال کرنے سے شرماتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہر قسم کا سوال بھی فائدہ دیتا ہے۔ اور آپ کو مادہ دیتا ہے۔ اس لئے یاد رکھیں کہ جو بھی ادھر اُدھر کی بات آپ اپنے متعلق اسلام کے متعلق اللہ تعالےٰ کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق سنیں جو بات بھی محسوس کریں سوالات کرنے کی مجالس میں اسے کہہ دیا کریں۔ حضور نے اس ضمن میں اپنے حالیہ سفر کا ایک واقعہ سنایا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اچھے پڑھے لکھے مسلمان سے میری ملاقات ہوگئی۔ باتوں باتوں میں اس نے مجھ سے کہا کہ یہ کیا ہے۔ کہ ایک شخص کو کہہ دیا گیا کہ وہ نوع انسان میں سب سے بڑا ہے۔ (صلے اللہ علیہ وسلم) حضور نے فرمایا کہ مجھے غصہ نہیں آیا مجھے اس پر رحم آیا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ واقعہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم نوع انسان کے سب سے بڑے انسان ہیں اور یہ بات صرف ہم نہیں کہتے بلکہ غیر مسلم دنیا کے ذہن بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کو ایک غیر مسلم عیسائی کی لکھی ہوئی ایک کتاب کے بارے میں بتایا جس نے دنیا بھر کی تاریخ کے ایک سو آدمیوں کے حالات پر مشتمل کتاب لکھی ہے۔ اور ان سب کا ذکر اس نے ان کی اہمیت اور دنیا کو متاثر کرنے کے لحاظ سے ترتیب وار کیا ہے۔ یعنی جس نے دنیا کو زیادہ متاثر کیا ہے اس کا نام پہلے اور جس نے اس سے کم اثر دنیا پر ڈالا ہے اس کا نام بعد میں۔ حضور نے فرمایا کہ اس شخص نے اس کتاب میں پہلے نمبر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک تحریر کیا۔ اور آپ کے حالات تفصیلی طور پر بیان کئے ہیں۔ اور اس نے لکھا ہے۔ کہ میں نے بڑا غور کیا کہ وہ تمام باتیں جو ایک بڑے انسان میں پائی جانی چاہئیں وہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پائی جاتی ہیں۔ اس پر عیسائیوں نے بڑے اعتراضات کئے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے جس شخص کو نمبر ایک سمجھا لکھ دیا ہے میں نے یسوع مسیح کو نمبر ایک نہیں سمجھا تو نہیں لکھا (باقی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت احمدیہ کا تعلیمی منصوبہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس مشاورت میں صد سالہ احمدیہ جوبلی تعلیمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس میں اللہ تعالےٰ نے بڑی برکت ڈالی ہے۔ اس کی وجہ سے سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے ہمارے بچوں کے ذہنوں میں بڑا انقلاب پیدا ہوا ہے۔ بہت سے بچے بڑے ذہین تھے مگر وہ توجہ نہیں دیتے تھے پہلے۔ دوسری جماعت کے بچے بھی بڑے جوش میں ہیں اور ان کا دماغ اس طرف چل پڑا ہے کہ ہم نے ڈاکٹر سلام سے بھی آگے نکلنا ہے۔"

"جو یہ ہم سے مالی قربانی کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ جو بے شک آپ پہلے کر رہے ہیں۔ لیکن اس میں قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کا ہر دم خیال رکھیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۸۱ء

امسال مجلس خدام مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۳۔۲۴۔۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ قائدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دارالرحمت کے بالمقابل

کالونی دارالفتوح

کے بہترین بلاک جی کے رہائشی پلاٹ ۵ مرلہ۔ ۱۰ مرلہ کی فروخت خدا تعالےٰ کے فضل سے شروع کر دی گئی ہے۔ فوری قبضہ۔ فوری رجسٹری۔ ہموار جگہ۔ میٹھا پانی۔ نیز حق شفع سے مبرا ہے۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن سے دو فرلانگ

نسبتاً اندرون ربوہ و مضافاتی کالونیوں میں

رہائشی پلاٹس قابل فروخت ہیں

خواہشمند حضرات خدمت کا موقعہ دیں۔

والسلام

آپ کا خادم

چوہدری محمد صدیق پروپرائیٹر

فضل عمر پراپرٹی ڈیلر

نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دفتر:۔ 640

فون گھر:۔ 540

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہے جس کی آپ کو تلاش

ایسا فرنیچر جو معیاری بھی ہے اور عمدہ بھی پائیدار بھی۔ وکٹورین سٹائل اور سادہ بھی فوری سٹاک میں حاضر ہے آج ہی ہمارے شوروم میں تشریف لائیے اور مطلوبہ چیز حاصل کیجئے آرڈر پر مال تیار کیا جاتا ہے

فضل عمر فرنیچر کارپوریشن ربوہ